بدمذہب سے نکاح

از

اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیشکش : الرضا پبلیکیشن ۳۷، میمن واڑہ روڈ، ممبئی ۳

شائع کردہ رضا اکیڈمی ۵۲، ڈونگا اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

Scanned with OKEN Scanner



دشمنِ جاں سے کہیں بدتر ہے دشمنِ دیں کا
اُن کے دشمن سے کبھی اُن کا گدا ملتا نہیں

مسلمانو! اللہ یہ اوراق غور و انصاف سے ایک نگاہ دیکھ لو پھر تمہارا ایمان جو بتائے

ایک ضروری فتویٰ مسمّٰی بنام تاریخی

۱۳۱۶ھ

اِزَالَۃُ الْعَارِ بِحَجْرِ الْکَرَائِمِ عَنْ کِلَابِ النَّارِ

معروف بہ

وہابیوں سے رشتہ کا حکم

تصنیف لطیف

حضور پرنور امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت مرآت سرکار رسالت مظہر شان غوثیت اعلیٰحضرت عظیم البرکت
مولانا الشاہ عبد المصطفیٰ محمد احمد رضا خان صاحب قبلہ فاضل بریلوی قادری برکاتی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس رسالۂ مبارکہ میں جملہ مذاہب باطلہ مثلاً وہابی غیر مقلد، وہابی دیوبندی، وہابی تبلیغی، وہابی جماعت اسلامی وغیرہم سے رشتۂ نکاح کا شرعی حکم بیان کیا گیا ہے۔

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رضا اکیڈمی
۵۲ ر ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹
فیکس: ۶۶۶۵۹۲۳۶ فون: ۶۶۳۴۲۱۵۶_۰۲۲

Scanned with OKEN Scanner

سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۹۳

کتاب ـــــــ ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار (وہابیوں سے رشتہ کا حکم)

تصنیف ـــــــ امام اہلسنت سرکار اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فوائد ـــــــ شاہزادۂ اعلیٰحضرت حضور مفتیٔ اعظم مولانا الشاہ مصطفےٰ رضا بریلوی قدس سرہ

تحشیہ ـــــــ " " " " "

سن اشاعت ـــــــ سنہ ۱۴۱۸ھ سنہ ۱۹۹۸ء

طباعت ـــــــ رضا آفسٹ بمبئی ۳

ازتبرکات امام اہلسنت

تم مصطفٰے صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی بھولی بھیڑیں ہو۔ بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکادیں تمہیں فتنے میں ڈالدیں۔ تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لیجائیں۔ اُن سے بچو اور دور بھاگو۔ دیوبندی ہوئے رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے غرض کتنے ہی فرقے ہوئے اور اب[1] سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب بھیڑیئے ہیں، تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں۔ ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ربّ العزت جل جلالہٗ کے نور ہیں ــــ حضور سے صحابہ روشن ہوئے۔ ان سے تابعین روشن ہوئے۔ ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ــ ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لو ــ ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو۔

وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت، ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت ــــــ جس سے اللہ و رسول کی شان میں ادنٰی توہین پاؤ، پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ۔ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اُسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو ــــــ میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہی بتا رہا۔ اور اس وقت پھر یہی عرض کرتا ہوں۔ اللہ تعالٰے ضرور اپنے دین کی حمایت کے لیے کسی بندے کو کھڑا کر دے گا مگر نہیں معلوم میرے بعد

[1] یعنی سنہ ۱۳۴۰ھ میں ــ ۱۲ ناشر

جو آئے کیسا ہو اور تمہیں کیا بتائے ـــــ اس لیے ان باتوں کو خوب سن لو حجۃ اللہ قائم ہو چکی۔ اب میں قبر سے اٹھ کر تمہارے پاس بتانے نہ آؤں گا ـــــ جس نے اسے سنا اور مانا قیامت کے دن اس کے لئے نور و نجات ہے۔ اور جس نے نہ مانا اس کے لیے ظلمت و ہلاک ـــــ یہ تو خدا و رسول کی وصیت ہے۔ جو یہاں موجود ہیں سنیں اور مانیں اور جو یہاں موجود نہیں تو حاضرین پر فرض ہے کہ غائبین کو اس سے آگاہ کریں۔

(وصایا شریف صـ ۲۱-۲۲)

بقیہ صـ ۳ کا

وانکار بکشادہ پیشانی ان پر دستخط فرمائیں تو ہم ضرور مان لیں گے کہ وہ ہرگز وہابی نہیں ورنہ ہر ذی عقل پر ظاہر ہو جائے گا کہ منکر صاحبوں کا وہابیت سے انکار نرا حیلہ ہی حیلہ تھا مسمّٰے پر حجّنا اور اسم سے رمّنا اس کے کیا معنے ع منکری بودن و در رنگ مستاں زیستن وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ الحمد للہ کہ یہ مختصر بیان تصدیق مظہر حق و تحقیق اوائل عشرۂ اخیرۂ ماہ مبارک ربیع الاول شریف سے چند جلسوں میں بدرسمائے تمام اور بلحاظ تاریخ ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار نام ہوا وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و الہ و اصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین

اَللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَا ٩٢/٨٦ نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَا

وَعَلٰى ذُرِّيَّتِهِ وَصَحْبِهِ اَبَدَ الدُّهُوْرِ وَكُرِّمَا



وما أرسلناك إلا رحمة للعالمين

صدق الله العظيم

Scanned with OKEN Scanner



اللہ کی ہر تابقدم شان یہی ہے
اِن سا نہیں انسان وُہ اِنسان یہی ہے
قرآن تو ایمان بتاتا ہے اِنہیں
ایمان یہ کہتا ہے مِری جان یہی ہے

(امام احمد رضا بریلوی)

درود شریف

صلی اللہ علی النبی الامی

وآلہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلوٰۃ وسلام علیک

یا رسول اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ چند

ہم اہلِ سنت کیلئے یہ بات بڑی شرم کی ہے کہ سیدنا سرکار اعلیٰحضرت امام اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ۶۸ سالہ عمر شریف میں جو سرمایۂ علم وفن چھوڑا تھا، آج ان کے وصال کو ۸۰ سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور ہم ان کی خدمات کو دنیا کے سامنے پیش بھی نہ کر سکے۔ ہاں ہمارے اکابر حضور مفتی اعظم، حضرت صدر الشریعہ اور مولانا حسنین رضا خاں ابن استاذ زمن مولانا حسن رضا خاں، منشی لعل محمد مدراسی، قاضی عبدالوحید فردوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ نے اعلیٰحضرت کی جتنی تصانیف شائع کی ہیں وہ ہمیشہ یاد رہیں گی کیوں کہ ان سے پہلے کسی نے اعلیٰحضرت پر کوئی کام ہی نہیں کیا ہے۔ پھر کافی زمانہ تک خاموشی چھائی رہی اور تصانیفِ اعلیٰحضرت کو شائع کرنے میں ہم اہلِ سنت سست رہے اور ہماری توجہ جلسوں، کانفرنسوں کی طرف زیادہ ہوگئی۔ ابھی چند سالوں سے الحمدللہ پھر بیداری پیدا ہوئی ہے اور تصانیف اعلیٰحضرت کو شائع کرنے کا سلسلہ پھر زور وشور سے شروع ہوگیا ہے ہندوستان اور پاکستان کے بعض ادارے جیسے "المجمع الاسلامی مبارکپور"۔ "جامعہ نظامیہ لاہور" "ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی" اور "رضا اکیڈمی مانچسٹر" قابلِ ذکر ہیں۔

رضا اکیڈمی پر سیدنا سرکار حضور مفتی اعظم کا کرم خاص ہے کہ اس نے اب تک ۱۱۶ کتابیں شائع کر چکی ہے اور اب ۱۰۰ کتابیں وہ بھی صرف اعلیٰحضرت کی شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ انھیں کتابوں میں سے ایک کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ۱۰۰ کتابوں کا جمع کرنا بھی بڑا مسئلہ تھا لیکن نبیرۂ اعلیٰحضرت حضرت مولینا محمد توصیف رضا خاں صاحب، مولانا محمد شریف قادری صاحب لاہور، مولانا محمد شہاب الدین رضوی صاحب، مولانا عبدالستار ہمدانی صاحب، جناب محمد علی رضوی صاحب وغیرہ نے ہمارا تعاون کیا۔ ان کتابوں کا اجرا ۱۰ شوال ۱۴۱۸ھ کو بمبئی میں ہوگا۔ اس میں رضا اکیڈمی کی جانب سے نائب حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی، بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب مبارکپوری، حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب ناگپوری، حضرت علامہ ارشد القادری صاحب، اور حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین صاحب امجدی کو ان کی دینی ومذہبی اور مسلکِ اعلیٰحضرت کی ترویج واشاعت میں نمایاں خدمات پر "امام احمد رضا ایوارڈ" پیش کیا جائے گا۔

دعا فرمائیں کہ رب تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم اراکینِ رضا اکیڈمی کو مسلکِ اعلیٰحضرت کا سچا وپکا خادم بنائے۔

اسیرِ مفتیِ اعظم
محمد سعید نوری
بانی وسکریٹری جنرل رضا اکیڈمی۔ ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۸ ہجری

مسئلہ ۴۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وحامیان شرع متین اس بارہ میں کہ ایک عورت سنیہ حنفیہ جس کا باپ بھی سنی حنفی ہے اس کا نکاح ایک غیر مقلد وہابی سے کر دینا جائز ہے یا ممنوع اس میں شرعاً گناہ ہوگا یا نہیں۔

بینوا توجروا

مستفتی محمد خلیل اللہ خاں از ریاست رامپور دولت خانہ جناب حکیم اجمل خاں صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الجواب

دفتر تحفۂ حنفیہ — پٹنہ محلہ لودی کٹرہ

نکاح مذکور ممنوع وناجائز وگناہ ہے غیر مقلدین زماں کے بہت عقائد کفریہ وضلالیہ کتاب جامع الشواھد فی اخراج الوہابیین عن المساجد میں ان کی تصانیف سے نقل کیے اور ان کا گمراہ وبدمذہب ہونا بروجہ احسن ثابت کیا اور حدیث ذکر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدمذہبوں کی نسبت فرمایا لا تؤاکلوھم ولا تشاربوھم ولا تناکحوھم یعنی ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ اور پانی نہ پیو اور بیاہ شادی نہ کرو اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کی تفسیر سے نقل کیا ہے کہ ہر کہ با بدعتیاں انس ودوستی پیدا کند نور ایمان وحلاوت آں از دے برگیرند اور طحطاوی حاشیۂ درمختار سے نقل کیا۔ من کان خارجا من ھذہ المذاھب الاربعۃ

فی ذٰلِكَ الزَّمان فھو من اھل البدعۃ والنار جو اس زمانے میں ان چاروں مذہب سے خارج ہو وہ بدعتی اور دوزخی ہے۔ کثرت سے علمائے مشاہیر کی اس پر مہریں ہیں۔ بالجملہ اگر غیر مقلد عقیدۂ کفریہ رکھتا ہو تو اس سے نکاح محض باطل وزنا ہے کہ مسلمان عورت کا کافر سے نکاح اصلاً صحیح نہیں اور اگر عقیدۂ کفریہ نہ بھی رکھتا ہو تو بد مذہب سے مناکحت بحکم آیت وحدیث منع ہے۔ حدیث اوپر گذری اور آیت یہ ہے قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ نہ میل کرو ظالموں کی طرف کہ تمہیں چھوئیگی آگ دوزخ کی ناظم صاحب ندوہ نے اپنے فتوے عدم جواز نکاح سنیہ وشیعہ مطبوعہ مطبع نظامی میں اسی آیت سے استدلال کیا ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

الساطر الوازر

المعتصم بذیل سیدہ ومولاہ امیر المومنین سیدنا الصدیق العتیق التقی عبد الوحید غلام صدیق الحنفی الفردوسی العظیم آبادی عفا عنہ ربہ ذو الایادی

فتوائے علمائے پٹنہ

اصاب من اجاب حافظ محمد فتح الدین پنجابی (صدر مجلس اہلسنت پٹنہ مقیم مرشد آباد)

ھٰذا ھو الحق الصریح وما سواہ باطل قبیح۔ محمد امیر علی (مرحوم) سابق ہیڈ مولوی نارمل اسکول پٹنہ

فتوائے علمائے بہار

بسملا ومحمدا ومصلیا اما بعد ما قالہ العلامۃ وافادہ الفہامۃ حق صریح ومحقق صحیح جدیر بالاعتماد وحقیق بالاستناد ودونہ خرط القتاد ولا ینکرہ الا اہل الغی والعناد والبغی والفساد کتبہ خویدم الطلبہ ابو الاصفیاء محمد عبد الواحد خاں رامپوری بہاری عفا عنہ الباری ممن کان من زمرۃ محمد بن عبد الوہاب ممن یتہمون عامۃ امۃ مرحومۃ بالشرک والکفر علی زعمہم الفاسد وفہمہم الکاسد فہو من الزنادقۃ والملاحدۃ ولا یجوز بہ المناکحۃ والمخالطۃ وکذلک من

کان من الغیر المقلدین من رکن الی المجسمیۃ والمشبہیۃ والرافضۃ فی السوء ...

حررہ محمد یوسف بہاری

اصاب من اجاب جزاہ اللہ المحقق المدقق وحامی السنۃ وماحی البدعۃ مولانا منتظم التحفۃ خیر الجزاء واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

جناب مولانا حکیم (ابو البرکات) استھانوی بہاری

حامداً ومصلیاً قد صح ما فی ہذہ الفتوی کیف لا وہی مملوۃ من الروایات الفقہیۃ المعتبرۃ والاحادیث الصحیحۃ فالمجیب مصیب بلا امتراء جزاہ اللہ سبحنہ بفضلہ الاوفی خیر الجزاء

حیث صرف ہمتہ العلیا وبذل جہدہ بالنہج الاعلی فی رد الکلمات السفلی من اجاب فقد اصاب ودونہ خرط القتاد واللہ اعلم بالصواب فقط

حررہ خویدم الطلبۃ الراجی الی رحمۃ ربہ المنان السید محمد سلیمان اشرف البہاری المرادی عفی عنہ۔

حامداً ومصلیاً۔ الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال۔

کتبہ خادم الطلبہ خاکسار سید ناظر حسین بہاری المرادی۔

فتوائے علمائے بدایوں

المجیب مصیب محب الرسول عبد القادر قادری لاریب فیہ

مطیع الرسول محمد عبد المقتدر قادری۔

الجواب صحیح محمد عبد القیوم قادری۔

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ الذی ارتضی الطیبات الا للطیبین الاخیار وترک الخبیثین للخبیثات الاقذار والصلوۃ والسلام علی من امرنا بالتجنب عن کلاب النار وعلی الہ وصحبہ الشاہرین سیوفہم علی رؤس المبتدعین الفجار۔ فی الواقع صورت مستفسرہ میں وہ نکاح یا تو شرعاً محض باطل وزنا ہے یا ممنوع وگناہ سائل سنی صاحب معاملہ سنی وسنیہ۔ برادران سنت ہی سے خطاب ہے اور انھیں کو حکم شرع سے اطلاع دینی مقصود کہ ایک ذرا بنگاہ غور ملاحظہ فرمائیں اگر دلیل شرعی سے یہ احکام ظاہر ہو جائیں تو سنی بھائیوں سے توقع کہ نہ صرف زبانی قبول بلکہ ہمیشہ اسی پر عمل فرمائیں گے اور اپنی کریمہ عزیزہ

بنات واخوات کو ہلاک وابتلا اور دین ونا موس میں گرفتاری بد سے بچائیں گے وباللہ التوفیق۔

وہابی ہو یا رافضی۔ جو بد مذہب عقائد کفریہ تطعیہ رکھتا ہے جیسے[1] ختم نبوت حضور پرنور خاتم النبیین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار یا قرآن عظیم[2] میں نقص و دخل بشری کا اقرار تو ایسوں سے نکاح باجماع مسلمین بالقطع والیقین باطل محض و زنائے صرف ہے اگر گھ صورت صورت سوال کی عکس ہو یعنی سنی مرد ایسی عورت کو نکاح میں لانا چاہے کہ مدعیان اسلام میں جو عقائد کفریہ رکھیں ان کا حکم مثل مرتد ہے کما حققناہ فی الطالقۃ المسفرۃ عن احکام البدعۃ المکفرۃ ظہیریہ وہندیہ وحدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے احکامہم مثل احکام المرتدین اور مرتد مرد خواہ عورت کا نکاح تمام عالم میں کسی عورت ومرد مسلم یا کافر مرتد یا اصلی کسی سے نہیں ہو سکتا خانیہ وہندیہ وغیرہما میں ہے واللفظ للاخیرۃ لایجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ ولا مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ وکذلک لایجوز نکاح المرتدۃ مع احد کذا فی المبسوط اور اگر ایسے عقائد خود نہیں رکھتا مگر کبرائے وہابیہ یا مجتہدین رافضہ خذلہم اللہ تعالیٰ کہ وہ عقائد رکھتے ہیں انہیں امام وپیشوا یا مسلمان ہی مانتا ہے تو بھی یقیناً اجماعاً خود کافر[3] ہے کہ جس طرح ضروریات دین کا انکار کفر ہے یونہیں ان کے منکر کو کافر نہ جاننا بھی کفر ہے وجیز امام کردری و درمختار و شفائے امام قاضی عیاض وغیرہا میں ہے واللفظ للشفاء مختصراً اجمع العلماء ان من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر اور اگر اس سے بھی خالی ہے ایسے عقائد والوں کو اگرچہ اس کے پیشوایان طائفہ ہوں صاف صاف کافر مانتا ہے (اگرچہ بد مذہبوں سے اس کی توقع بہت ہی ضعیف اور تجربہ اس کے خلاف پر شاہد قوی ہے)

تو اب تیسرا درجہ کفریات لزومیہ کا آیا گا کہ ان طوائف ضالہ کے عقائد باطلہ میں بکثرت ہیں جن کا شافی و وافی بیان

---

[1] حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب سے پچھلے نبی ہونے سے انکار کرنا کفر قطعی ہے۔ [2] یعنی جبکہ ان کے اقوال وافعال واحوال کفر وضلال پر مطلع ہو ۱۲ فقیر مصطفےٰ رضا قادری غفرلہ ف ۲ قرآن عظیم کو ناقص ماننا اسے دخل بشری سے ۱۲

[3] غیر محفوظ جاننا کفر قطعی ہے۔

فقیر کے رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ ۱۳۱۲ھ میں ہے اور بقدر کافی رسالہ سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ ۱۳۱۳ھ میں مذکور اور اگر کچھ نہ ہو تو تقلید ائمہ کو شرک اور مقلدین کو مشرک کہنا ان حضرات کا مشہور و معروف عقیدۂ ضلالت ہے یونہیں معاملات انبیاء و اولیاء و اموات و احیاء کے متعلق صدہا باتوں میں ادنٰے ادنٰے بات ممنوع یا مکروہ بلکہ مباحات و مستحبات پر جابجا حکم شرک لگانا خاص اصل الاصول وہابیت ہے جن سے ان کے دفاتر بھرے پڑے ہیں کیا یہ امور مخفی و مستور ہیں۔ کیا ان کی کتابوں، زبانوں، رسالوں، بیانوں میں کچھ کمی کے ساتھ مذکور نہیں کیا ہر سنّی عالم و عامی اس سے آگاہ نہیں کہ وہ اپنے آپ کو موحد اور مسلمانوں کو معاذ اللہ مشرک کہتے ہیں آج سے نہیں شروع سے ان کا خلاصۂ اعتقاد یہی ہے کہ جو وہابی نہ سب مشرک ردالمحتار علی الدرالمختار میں اسی گروہ وہابیہ کے بیان میں ہے۔ اعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون فقیر نے رسالہ النہی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التقلید ۱۳۰۵ھ میں واضح کیا کہ خاص مسئلۂ تقلید میں ان کے مذہب پر گیارہ سو برس[ف۱] کے ائمہ دین و علمائے کاملین و اولیائے عارفین رضی اللہ تعالٰے عنہم اجمعین معاذ اللہ سب مشرکین قرار پاتے ہیں خصوصاً وہ جماہیر[ف۲] ائمہ کرام و سادات اسلام و علمائے اعلام جو تقلید شخصی پر سخت شدید تاکید فرماتے اور اس کے خلاف کو منکر و شنیع و باطل و فظیع بتاتے رہے جیسے امام حجۃ الاسلام محمد غزالی و امام برہان الدین صاحب ہدایہ و امام احمد ابوبکر جوزجانی و امام کیا ہراسی و امام ابن سمعانی

ف۱ وہابیوں کے نزدیک

محض تقلید کی بنا پر گیارہ سو برس کے سارے علماء و ائمہ و اولیاء مشرک ہیں۔ ف۲ کیسے کیسے اکابر ائمہ و علماء تقلید شخصی کو واجب بتاتے اور غیر مقلدی کو منکر و شنیع و باطل و فظیع فرماتے ہیں۔

وامام اجل امام الحرمین وصاحبان خلاصہ والیضاح وجامع الرموز وبحر الرائق ونہر الفائق وتنویر الابصار ودرمختار وفتاوی خیریہ وغمز العیون وجواہر اخلاطی ومنیہ وسراجیہ ومصفی وجواہر وتتارخانیہ ومجمع وکشف وعالمگیریہ ومولانا شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی وجناب شیخ مجدد الف ثانی وغیرہم ہزاروں اکابر کے ایمان کا تو کہیں پتہ ہی نہیں رہتا اور مسلمان تو نرے مشرک بنتے ہیں یہ حضرات مشرک گر ٹھہرتے ہیں والعیاذ باللہ سبحنہ وتعالیٰ اور جمہور ائمہ کرام فقہائے اعلام کا مذہب صحیح ومعتمد ومفتے بہ یہی ہے کہ جو کسی ایک مسلمان کو بھی کافر اعتقاد کرے خود کافر ہے ذخیرہ وبزازیہ وفصول عمادی وفتاوے قاضی خاں وجامع الفصولین وخزانۃ المفتین وجامع الرموز وشرح نقایہ برجندی وشرح وہبانیہ ونہر الفائق ودرمختار ومجمع الانہر واحکام علی الدرر وحدیقہ ندیہ وعالمگیری وردالمحتار وغیرہا عامۂ کتب میں اس کی تصریحات واضحہ ہیں کتب کثیرہ میں اسے فرمایا المختار للفتوی شرح تنویر میں فرمایا بہ یفتی یہ افتا تصحیحات اُس قول اطلاق کے مقابل ہیں کہ مسلمانوں کو کافر کہنے والا مطلقاً کافر اگرچہ محض بطور دشنام کہے نہ از راہ اعتقاد جامع الفصولین میں ہے قال لغیرہ یا کافر قال الفقیہ الاعمش الخ کفر القائل وقال غیرہ من مشائخ بلخ لایکفر فاتفقت ھذہ المسئلۃ بخاری فاجاب لبعض ائمۃ بخاری انہ کفر فرجع الجواب الی بلخ فمن افتی بخلاف الفقیہ الاعمش رجع الی قولہ وینبغی ان لایکفر علی قول ابی اللیث ولبعض ائمۃ بخاری والمختار للفتوی فی جنس ھذہ المسائل ان قائل ھذہ المقالات لو اراد الشتم ولا یعتقدہ کافرا لایکفر ولو اعتقد کافرا کفر اکفراہ باختصار تو فقہائے کرام کے قول مطلق وحکم مفتے بہ دونوں کے

ف ۳ مسلمان کو کافر جاننا جمہور ائمہ کرام وفقہائے اعلام کے مذہب صحیح ومعتمد ومفتے بہ پر کفر ہے بلکہ بطور دشنام کافر کہنے کا بھی یہی حکم ظواہر احادیث سے مستفاد۔ ف ۴ فقہائے کرام کے نزدیک وہابیہ غیر مقلدین پر حکم کفر ہر طرح ثابت۔

رو سے بالاتفاق ان پر حکم کفر ثابت اور یہی حکم ظواہر احادیث صحیحہ جلیلہ سے مستفاد صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدھما ان کما قال والا رجعت الیہ جو کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا وہ فی الحقیقۃ کافر ہے تو خیر ورنہ یہ کفر کا حکم اسی قائل پر پلٹ آئیگا یہ صحیحین وغیرہما میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے ہے لیس من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ جو کسی کو کفر پکارے یا خدا کا دشمن بتائے اور وہ ایسا نہ ہو تو اس کا یہ قول اسی پر پلٹ آئے۔ طرفہ یہ کہ ان حضرات کو ظواہر احادیث ہی پر عمل کرنے کا بڑا دعوے ہے تو ثابت ہوا کہ حدیث و فقہ دونوں کے حکم سے مسلمان کی تکفیر کرنے والے پر حکم کفر لازم نہ کہ لاکھوں کروروں ائمہ و اولیاء و علماء کی معاذ اللہ تکفیر ان صاحبوں کا خلاصۂ مذہب ابھی ردالمحتار سے منقول ہوا کہ جو وہابی نہیں سب کو مشرک مانتے ہیں اسی بنا پر علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انھیں خوارج[1] میں داخل فرمایا اور وجیز کردری میں ارشاد ہے یجب[2] الکفر الخوارج فی الکفارھم جمیع الامۃ سواھم خوارج کو کافر کہنا واجب ہے اس بنا پر کہ وہ اپنے ہم مذہب کے سوا سب کو کافر کہتے ہیں لاجرم الدرر السنیۃ فی الرد علی الوھابیۃ میں فرمایا ھؤلاء الملاحدۃ المکفرۃ للمسلمین یعنی یہ وہابی ملحد بے دین کہ مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں پھر یہ بھی ان کے صرف ایک مسئلہ ترک تقلید کی رو سے ہے باقی مسائل متعلقۂ انبیاء و اولیا

ف ۱ علامہ شامی وہابیوں کو خارجی فرماتے ہیں۔ ف ۲ خارجیوں کی تکفیر واجب ہے کہ وہ اپنے سوا ساری امت کی تکفیر کرتے ہیں یونہی ان وہابیوں کی۔

وغیرہم میں ان کے شرک کی اونچی اڑانیں دیکھیے فقیر نے رسالہ الکمال الطامۃ علی شرک سوی بالاسوا العامۃ میں کلام الٰہی کی ساٹھ آیتوں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تین سو حدیثوں سے ثابت کیا ہے کہ ان کے مذہب نامہذب پر نہ صرف امت مرحومہ بلکہ انبیائے کرام و ملئکۂ عظام و خود حضور پرنور سید الانام علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ والسلام حتّٰی کہ خود رب العزۃ جل وعلا تک کوئی بھی شرک سے محفوظ نہیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر ایسے مذہب ناپاک کے کفریات واضحہ ہونے میں کون مسلمان تامل کرسکتا ہے پھر یہ عقائد باطلہ ومقالات زائغہ جب ان حضرات کے اصول مذہب ہیں تو کسی وہابی صاحب کا ان سے خالی ہونا کیونکر معقول یہ ایسا ہوگا جس طرح کچھ رافضی کو کہا جائے تبرا وتفضیل سے پاک ہیں اور اگر بالفرض تسلیم بھی کرلیں کہ کوئی وہابی صاحب کسی جگہ کسی مصلحت سے ان تمام عقائد مردودہ واقوال مطرودہ سے تحاشی بھی کریں یا بالفرض غلط فی الواقع ان سے خالی ہوں تو یہ کیونکر متصور کہ ان کے اگلے پچھلے چھوٹے بڑے مصنف مؤلف واعظ مکلب نجدی دہلوی بنگالی بھوپالی وغیرہم جن کے کلام میں ان اباطیل کی تصریحات ہیں یہ صاحب ان سب کے کفر یا اقل درجہ لزوم کفر کا اقرار کریں کیا دنیا میں کوئی وہابی ایسا نکلے گا کہ اپنے اگلے پچھلوں پیشواؤں ہم مذہبوں سب کے کفر ولزوم کفر کا مقر ہو اور جتنے احکام باطلہ سے کتاب التوحید وتقویۃ الایمان وصراط مستقیم وتنویر العینین وتصانیف بھوپالی وسورج گڑھی وبٹالوی وغیرہم میں مسلمانوں پر حکم شرک لگایا جو معاذ اللہ خدا ورسول وانبیا وملئکہ سب تک پہنچا ان سب کو کفر کہدے حاش للہ ہرگز نہیں بلکہ قطعاً انھیں اچھا جانتے امام وپیشوا

ف۳ ساٹھ آیتوں تین سو حدیثوں سے یہ مطلب ثابت ہے کہ وہابیہ ملاعنہ نہ صرف ساری امت ہی کی تکفیر کرتے ہیں بلکہ انبیا وملئکہ وسید الانبیا اور خود مولیٰ تعالیٰ کو بھی مشرک اور مشرک گر جانتے ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ ف۴ کتاب التوحید محمد بن عبد الوہاب نجدی اور تقویۃ الایمان اسمٰعیل دہلوی وصراط مستقیم وتنویر العینین وتصانیف صدیق حسن بھوپالی وسورج گڑھی وبٹالوی وغیرہم وہابیہ میں حکم شرک ساری امت پر دیا بلکہ انبیا ورسل ملئکہ بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ تک وہ نجس حکم پہنچا۔

وصلحائے علما مانتے اور ان کے کلمات واقوال کو با معنے و مقبول سمجھتے اور ان پر رضا رکھتے ہیں اور خود کفریات بکنا یا کفریات پر راضی ہونا برا نہ جاننا ان کے لیے معنی صحیح ماننا سب کا ایک ہی حکم ہے اعلام بقواطع الاسلام میں ہمارے علمائے اعلام سے اُن امور کے بیان میں جو بالاتفاق کفر ہیں نقل فرمایا من تلفظ بلفظ کفر[ف۱] یکفر وکذا کل من ضحک علیہ او استحسنہ اور جنی بہ یکفر بحر الرائق میں ہے من حسن کلاما ھزلا بالاھواء او قال معنوی او کلاما لہ معنی صحیحا ان کان ذلک کفرا من القائل کفر المحسن تو دنیا کے پردے پر کوئی وہابی ایسا نہ ہوگا جس پر فقہائے کرام کے ارشادات سے کفر لازم نہ ہوا در نکاح کا جواز وعدم جواز نہیں مگر ایک مسئلہ فقہی تو یہاں حکم فقہا یہی ہوگا کہ ان سے مناکحت اصلا جائز نہیں خواہ مرد وہابی ہو یا عورت وہابیہ اور مرد سنی۔ ہاں ضروریہ ہے کہ ہم اس باب میں قول متکلمین اختیار کرتے ہیں اور ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اسے کافر نہیں کہتے مگر یہ صرف برائے احتیاط ہے در بارۂ تکفیر حتی الامکان احتیاط اسی میں ہے کہ سکوت کیجیے مگر وہی احتیاط جو وہاں مانع تکفیر ہوئی تھی یہاں مانع نکاح ہو گی کہ جب جمہور فقہائے کرام کے حکم سے ان پر کفر لازم تو ان سے مناکحت زنا ہے تو یہاں احتیاط اسی میں ہے کہ اس سے دور رہیں اور مسلمانوں کو باز رکھیں للہ انصاف کسی سنی صحیح العقیدہ معتقد فقہائے کرام کا قلب سلیم گوارا کرے گا کہ اس کی کوئی عزیزہ کریمہ ایسی بلا میں مبتلا ہو جسے فقہائے کرام عمر بھر کا زنا بتائیں تکفیر سے سکوت زبان کے لیے احتیاط تھی اور اس نکاح سے احتراز فرج کے واسطے احتیاط ہے یہ کون سی شرع ہے کہ زبان کے

ف۱ وہ جو بالاتفاق کفر ہیں ان جیسے کلمات کفر بکنا کفر ہے یونہی کلمۂ کفر سنکر ہنسنا اس کا استحسان کرنا اس سے راضی ہونا بھی یونہی اسے معنوی کہنا یا یہ کہ اس کلمہ کے کوئی صحیح معنے ہیں یہ بھی کفر ہے۔

باب میں احتیاط کیجیے اور فرج کے بارے میں بے احتیاطی انصاف کیجیے تو نظر واقع حکم اسی قدر سے منقح ہو لیا کہ نفس الامر میں کوئی وہابی ان خرافات سے خالی نہ نکلے گا اور احکام فقہیہ میں واقعات ہی کا لحاظ ہوتا ہے نہ احتمالات غیر واقعیہ کا بل صرحوا ان احکام الفقہ تجری علی الغالب من دون نظر الی النادر ف۲ اور اگر اس سے تجاوز کر کے کوئی وہابی ایسا فرض کیجیے جو خود بھی ان تمام کفریات سے خالی ہو اور ان کے قائلین جملہ وہابیہ سابقین ولاحقین سب کو گمراہ و بدمذہب مانتا بلکہ بالفرض قائلان کفریات مانتا اور لازم الکفر ہی جانتا ہو اس کی وہابیت صرف اسقدر ہو کہ باوصف ف۳ عامیت تقلید ضروری نہ جانے اور بے صلاحیت اجتہاد پیروی مجتہدین چھوڑ کر خود قرآن وحدیث سے اخذ احکام روا مانے تو اس قدر میں شک نہیں کہ یہ فرضی شخص بھی آیۂ کریمہ قطعیہ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور اجماع قطعی تمام ائمہ سلف وخلف کا مخالف ہے یہ اگر بطور فقہا لزوم کفر سے بچ بھی گیا تو خارق اجماع و متبع غیر سبیل المومنین وگمراہ و بددین ہونے میں کلام نہیں ہو سکتا جس طرح متکلمین کے نزدیک دو قسم پیشین کافر بالیقین کے سوا باقی جمیع اقسام کے وہابیہ اب اگر عورت سنیہ ف۱ بالغہ اپنا نکاح کسی ایسے شخص سے کرے اور اس کا ولی

ف۲ احکام الفقہ تجری علی الغالب من دون نظر الی النادر ف۳ غیر مقلد وہابی لا اقل کریمہ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ الآیہ کا مخالف اور تمام ائمہ دین سلف وخلف کے اجماع کا خارق اور متبع غیر سبیل المومنین گمراہ بددین ہے۔ ف۱ مسئلہ بالغہ اگر غیر کفو سے نکاح کرے تو وہ اس شرط سے جائز ہوگا کہ ولی نکاح سے پہلے شوہر کو غیر کفو جانتا ہو اور یہ جانتے ہوئے صراحۃً اجازت دیدے۔

پیش از نکاح اس شخص کی بد مذہبی پر آگاہ ہو کر صراحۃً اس سے نکاح کیے جانے کی رضامندی ظاہر نہ کرے خواہ یوں کہ اسے[ف۲] اس کی بد مذہبی پر اطلاع ہی نہ ہو یا نکاح[ف۳] سے پہلے اس قصد کی خبر نہ ہوئی یا بد مذہب جانا اور اس ارادہ پر مطلع بھی ہوا مگر سکوت کیا صاف رضا کا مظہر نہ ہوا یا عورت[ف۴] نابالغہ ہو اور ولی مزوج اَب وجَد کے سوا یا اَب وجَد[ف۵] ایسے جو اس سے پہلے اپنی ولایت سے کوئی تزویج کسی غیر کفو سے کر چکے ہوں یا وقت تزویج نشے[ف۶] میں ہوں ان سب صورتوں میں یہ بھی نکاح باطل و زنائے خالص ہوگا کہ بد مذہب کسی سنّیہ بنت سنّی کا کفو نہیں ہو سکتا اور غیر کفو کے ساتھ تزویج میں یہی احکام مذکورہ ہیں درمختار میں ہے۔ الکفاءۃ تعتبر فی العرب والعجم دیانۃ ای تقوی فلیس فاسق کفوا لصالحۃ نہر غنیہ میں ہے المبتدع فاسق

ف۲ مسئلہ اگر شوہر کا بد مذہب یا کم نسب یا کسی اور طرح غیر کفو ہونا ولی کو معلوم نہ تھا اور اس نے صراحۃً اجازت دیدی نکاح نہ ہوا۔ ف۳ مسئلہ بد مذہب یا کم نسب وغیرہ ہونا معلوم تھا مگر ارادۂ نکاح کا ولی کو علم نہ تھا یا یہ بھی معلوم تھا مگر چپ رہا صاف اجازت نہ دی عورت نے نکاح کر لیا نہوا۔ ف۴ مسئلہ نابالغہ کا باپ دادا کے سوا کوئی اور ولی غیر کفو سے نکاح کر دے نکاح نہ ہوگا۔ ف۵ مسئلہ نابالغہ کا نکاح اگر ایسے باپ دادا نے غیر کفو سے کیا جو اس سے پہلے بھی کوئی اور نکاح غیر کفو سے کر چکا تھا تو یہ نکاح بھی نہ ہوا۔

ف۶ مسئلہ یوہیں اگر ولی وقت نکاح نشہ کی حالت میں ہوا اور اجازت دے دے تو غیر کفو سے نکاح نہ ہوگا۔

من حیث الاعتقاد وھو اشد من الفسق من حیث العمل تنویر الابصار وشرح علائی
ف۷
میں ہے لزم النکاح بغیر کفو ان المزوج ابا او جد لم یعرف منھما سوء الاختیار و
ان عرف لا یصح النکاح اتفاقا وکذا لو سکران بحر وان المزوج غیرھما لا یصح النکاح
ف۸
من غیر کفو اصلا۔ انھیں میں ہے نفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضی ولی ولفتی فی غیر الکفو
ف۹
بعدم جوازہ اصلا وھو المختار للفتوی لفساد الزمان فلا تحل مطلقۃ ثلثا نکحت غیر
کفو بلا رضی ولی بعد معرفتہ ایاہ فلیحفظ۔ ردالمحتار میں ہے لا یلزم التصریح بعدم
الرضا بل السکوت منہ لا یکون رضی وقولہ بلا رضی یصدق بنفی الرضی بعد المعرفۃ
وبعدمھا ووجود الرضی مع عدم المعرفۃ ففی ھذہ الصور الثلثۃ لا تحل وانما تحل
فی الرابعۃ وھی رضی الولی بغیر کفو مع علمہ بانہ کذلک اھ اھ الکل مختصرا اس تفسیر منیر سے
اُس شبہہ کا ایک جواب حاصل ہوا جو یہاں بعض اذہان میں گذرتا ہے کہ جب اہل کتاب سے مناکحت
جائز ہے تو مبتدعین ان سے بھی گئے گزرے غیر مقلد مسلم ہے پھر نکاح مسلم و مسلمہ میں کیا توقف۔ اہل کتاب
سے مناکحت کے کیا معنے آیا یہ کہ زن مسلمہ کا کتابی کافر کے ساتھ نکاح حاش للہ یہ قطعا اجماعا خبیث حرام
اور لاکھ زنا سے بدتر زنا ہے یا یہ کہ مسلمان مرد کا کتابیہ کافرہ کو اپنے نکاح میں لانا اس کے جواز و

ف۷ مسئلہ نابالغہ کا نکاح اگر ایسے باپ یا دادا غیر کفو سے کریں جس سے پہلے کبھی سوء اختیار معروف نہ
ہو تو وہ نکاح لازم ٹھہرے گا۔ ف۸ مسئلہ بالغہ کا نکاح کفو سے ہو تو وہ بے رضائے ولی نافذ ہے ولی
کی رضا کچھ ضرور نہیں۔ ف۹ مسئلہ اگر مطلقہ بطلاق مغلظ برائے حلال غیر کفو سے بے رضائے ولی
کہ غیر کفو کو غیر کفو جانتا ہو نکاح کرے شوہر اول کیلئے حلال نہ ہوگی۔

عدم جواز سے ہم انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب بحث کریں گے یہاں اسیقدر کافی کہ مسئلہ دائرہ میں عورت سنیہ اور مرد وہابی کے نکاح سے بحث ہے عورت کا مرد پر قیاس کیونکر صحیح آخر وہ کیا فرق تھا جس کیلیے شرع مطہر نے کتابی سے مسلمہ کا نکاح زنا مانا اور مسلم کا کتابیہ سے صحیح جانا اگر مسلمان مرد کسی کافرہ کو اپنے تصرف میں لاسکے تو کیا ضرور ہے کہ سنیہ عورت بھی بد مذہب کے تصرف میں جاسکے عورت کیلیے کفارت مرد بالاجماع ملحوظ جس کی بناء پر احکام مذکورہ متفرع ہوئے اور مرد بالغ کے حق میں کفارت زن کا کچھ اعتبار نہیں کہ دنارت فراش وجہ غیظ مستفرش نہیں ہوتی فی الدر المختار الکفاءۃ معتبرۃ من جانب الرجل لان الشرلفیۃ تابی ان تکون فراشا للدنی ولا تعتبر من جانبھا لان الزوج مستفرش فلا تغیظہ دناءۃ الفراش وہابی تو بد مذہب گمراہ ہے اگر کوئی زن شریفہ بے رضائے صریح ولی بروجہ مذکور کسی سنی صحیح العقیدہ صالح حائک سے نکاح کرلے یا ولی غیر اب وجد اپنی صغیرہ کو کسی ایسے سے بیاہ دے تو ناجائز و باطل ہوگا یا نہیں ضرور باطل ہے پھر یہ سنی صالح کیا اُن سے بھی گیا گزرا اور نکاح مسلم مسلمہ میں کیوں بطلان کا حکم ہوا ھذا ولنرجع الی ما کنا فیہ یہ صورتیں بطلان نکاح بوجہ عدم کفأت کے تھیں اور اگر ان کے سوا وہ صورت ہو جہاں عدم کفأت مانع صحت نہیں تو پہلے اتنا سمجھ لیجے کہ عرف فقہاء میں جواز دو معنے پر مستعمل ایک بمعنی صحت اور عقود میں یہی زیادہ متعارف یہ عقد جائز ہے یعنی صحیح مثمر ثمرات مثل افادۂ ملک متعہ یا ملک عین یا ملک منافع ہے اگرچہ ممنوع و گناہ ہو جیسے بیع وقت اذان جمعہ دوسرے[۲] بمعنی حلت اور افعال میں یہی زیادہ مروج یہ کام جائز ہے یعنی حلال ہے حرام نہیں گناہ نہیں ممانعت شرعیہ نہیں بحر الرائق کتاب الطہارۃ بیان میاہ میں ہے المشائخ تارۃ یطلقون الجواز بمعنی الحل وتارۃ بمعنی الصحۃ وھی لازمۃ للاول من غیر عکس والغالب ارادۃ الاول فی الافعال والثانی فی العقود اسی طرح علامہ سید احمد مصری نے حاشیۂ درمیں

نقل کیا اور مقرر رکھا درمختار میں ہے یجوز رفع الحدث بما ذکر الخ ردالمحتار میں فرمایا یجوز
ای یصح وان لم یحل فی نحو الماء المغصوب وھو اولی ھنا من ارادۃ الحل وان
کان الغالب ارادۃ الاول فی العقود والثانی فی الافعال درمختار کتاب الاشربہ میں ہے
صح بیع غیر الخمر ما مر ومفادہ صحۃ بیع الحشیشۃ والافیون قلت وقد سئل ابن
نجیم عن بیع الحشیشۃ ھل یجوز فکتب لا یجوز فیحمل علی ان مرادہ بعدم
الجواز عدم الحل۔ بالجملہ جواز کے یہ دونوں اطلاق شائع وذائع ہیں اور ان کے سوا اور
اطلاقات[1] بھی ہیں جن کی تفصیل سے یہاں بحث نہیں اب اس صورت خاصہ میں جواز بمعنی
صحت ضرور ہے یعنی نکاح کر دیں تو ہو جائیگا اور حل بمعنی عدم حرمت وطی بھی حاصل یعنی اسمیں

---

[1] ف ۳ فقد یطلق بمعنی النفاذ کما قال فی کفایۃ التنویر امرہ بتزویج امرأۃ
فزوجہ امۃ جاز ای نفذ لان الکلام تمّۃ فی النفاذ دون الجواز افادہ السادات الثلثۃ
المحشون ۷ ط ش وھو اخص[2] من وجہ من الصحۃ والحل جمیعا فقد ینفذ عقد
ولا یصح ولا یحل کالبیع عند اذان الجمعۃ الی اجل مجھول وقد یصح ویحل ولا ینفذ
کبیع فضولی مستجمعا شرائط الصحۃ والحل قال فی رد المحتار ظاھرہ ان الموقوف
من قسم الصحیح وھو احد طریقین للمشائخ وھو الحق الخ وقد یطلق[5] بمعنی اللزوم
قال فی رھن الدر القبض شرط اللزوم کما فی الھبۃ اھ قال الشامی قال فی العنایۃ
ھو مخالف لروایۃ العامۃ قال محمد لا یجوز الرھن الا مقبوضا اھ وفی السعدیۃ انہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام قال لا تجوز الھبۃ الا مقبوضۃ والقبض لیس بشرط الجواز

جماع زنا نہ ہوگا وطی حرام نہ کہلائیگا وذٰلک کقولہ تعالیٰ عزوجل اُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ مع
ان فیھن من یکرہ نکاحھن تحریما کالکتابیۃ کما سیاتی فعلم ان الحل بھذا المعنی لاینافی
الاثم فی الاقدام علی فعل النکاح فافھم واحفظ کیلا تزل واللہ الموفق عبارت درمختار
وغیرہ تجوز مناکحۃ المعتزلۃ لانا لا نکفر احدا من اھل القبلۃ وان وقع الزاما فی المباحث
کے یہی معنی ہیں پر ظاہر کہ نکاح عقد ہے اور ابھی بحر الرائق وطحطاوی ورد المحتار سے گزرا کہ عقود میں
غالب وشائع جواز بمعنے صحت ہے مگر وہ عدم جواز بمعنے ممانعت واثم کے منافی نہیں فتح القدیر وغنیہ
وبحر الرائق وغیرہا میں ہے یراد بعدم الجواز عدم الحل ای عدم حل ان یفعل وھو لاینافی
الصحۃ رہا جواز فعل بمعنی عدم ممانعت شرعیہ یعنی بدمذہبوں سے سنیہ عورت کا نکاح کر دینا روا

فی الھبۃ فلیکن ھنا کذٰلک اھ وحاصلہ ان یفسر ھنا ایضا الجواز باللزوم لا بالصحۃ
کما فعلوا فی الھبۃ اھ مختصرا وفی مداینات غمز العیون لو جاز ای لزم تاجیلہ لزم ان یمنع
المقرض عن مطالبۃ قبل الاجل ولا اجبر علی المتبرع اھ وھو اخص مطلقا من الھبۃ ف۱
والنفاذ فقد یصح الشیء ولا ینفذ ولا لزوم کتزویج العمہ من کفؤ بمھر المثل ولا لزوم
لموقوف وھو طاھر ولا لفاسد ف۲ لانہ واجب الفسخ ومن وجہ ف۳ من الحل فقد یلزم
ولا یحل کالبیاعات المکروھۃ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ غفرلہ۔ حاشیۂ اردو ف۱ جواز بمعنی صحت
عقود میں زیادہ متعارف ہے۔ ف۲ جواز بمعنی حلت عقود کے علاوہ اور افعال میں زیادہ مروج ہے
ف۳ جواز کبھی بمعنی نفاذ ہوتا ہے جیسے تنویر الابصار باب الکفارۃ میں فرمایا مثلاً زید نے کسی عورت
سے اپنے نکاح کا عمرو کو امر کیا عمرو نے لونڈی سے زید کا نکاح کر دیا جائز ہوگیا یعنی نافذ ہوگیا کہ وہاں کلام نفاذ

ومباح ہو جس میں کچھ گناہ ومخالفت احکام شرع نہ ہو یہ ہرگز نہیں ارشاد مشائخ کرام المناکحة بین اھل السنة واھل الاعتزال لاتجوز کے یہی معنے ہیں یعنی سنیوں معتزلیوں میں مناکحت مباح نہیں فتاوٰے خلاصہ میں فرمایا المسألة فی مجموع النوازل یہ مسئلہ مجموع النوازل امام فقیہ احمد بن موسٰے کشی تلمیذ امام مفتی الجن والانس عارف باللہ سیدنا نجم الدین عمر النسفی میں ہے اُسی میں فرمایا کذا اجاب الامام الرستغفنی امام رستغفنی نے ایسا ہی جواب ارشاد فرمایا ردالمحتار میں نہایہ امام سغناقی سے ہے انھوں نے اپنے شیخ سے نقل کیا وہ فرماتے تھے الرستغفنی[ف۱] امام معتمد فی القول والعمل ولواخذنا یوم القیٰمة للعمل بروایته ناخذ له کما اخذنا یعنی رستغفنی امام معتمد ہیں قول وفعل میں اگر روز قیامت ان کی روایت پر عمل میں ہم سے گرفت ہوئی تو ہم ان کا دامن پکڑیں گے کہ ہم نے ان کے ارشاد پر عمل کیا وجیز امام کردری میں ہے سمعت عن

ہی میں ہے نہ جواز میں ف۴ جواز بمعنے نفاذ جواز بمعنے صحت وجواز بمعنے حل سے اخص ہے کہ کبھی کبھی عقد نافذ ہوتا ہے اور صحیح وحلال نہیں ہوتا جیسے بیع وقت اذان جمعہ ایک مدت مجہول تک (کہ خاص اس وقت بیع حلال نہ تھی اور جہالت اجل نے عقد کو صحیح نہ رکھا اور نفاذ موجود) اور کبھی عقد صحیح وحلال ہوتا ہے مگر نافذ نہیں ہوتا جیسے فضولی کی وہ بیع جو شرائط صحت وحلت کی جامع ہو۔

ف۱ الرستغفنی امام معتمد فی القول والعمل

ف۵ کبھی جواز بمعنی لزوم آتا ہے ف۶ رہن میں قبضہ شرط لزوم ہے جیسے ہبہ میں ف۷ جواز بمعنی لزوم جواز بمعنی صحت ونفاذ سے اخص ہے مطلق یعنی کبھی شی صحیح ہوتی ہے نافذ ہوجاتی ہے مگر لزوم نہیں ہوتا جیسے چچا کا کفو سے مہر مثل پر نکاح کردینا ف۸ فاسد کا فسخ واجب ہے ف۹ جواز بمعنی لزوم جواز بمعنی حل سے اخص من وجہ ہے کہ کبھی شی لازم ہوتی ہے اور حلال نہیں ہوتی جیسے مکروہ بیعیں۔

بعض ائمہ خوارزم انہ یتزوج من المعتزلی ولا یزوج منہم کما یتزوج من الکتابی ولا یزوج منہم ولعلہ اخذہ التفصیل من کلام ابی حفص السفکردری میں نے بعض ائمہ خوارزم سے سنا کہ معتزلی کی بیٹی تو بیاہ لے اور اپنی بیٹی ان کے نکاح میں نہ دے جس طرح یہودی ونصرانی کی بیٹی بیاہ لیتا ہے اور اپنی بیٹی ان کے نکاح میں نہیں دیتا اور امید ہے کہ ان امام نے یہ تفصیل امام ابو حفص سفکردری کے قول سے اخذ کی۔ یہ دوسرا جواب ہے اس شبہہ کا کہ مبتدعین کتابیوں سے بھی گئے گزرے **ثم اقول** وباللہ التوفیق اگر نظر تحقیق کو رخصت جولان دیجیے تو بدمذہب سے سنیہ کی تزویج ممنوع ہونے پر شرع مطہر سے دلائل کثیرہ قائم ہیں مثلاً **دلیل اول** قال اللہ عزوجل وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ[ف۲] فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ اور اگر شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ بدمذہب سے زیادہ ظالم کون ہے اور نکاح کی صحبت دائمہ سے بڑھ کر کون سی صحبت جب ہر وقت کا ساتھ ہے اور وہ بدمذہب تو ضرور اس سے نادیدنی دیکھے گی ناشنیدنی سنے گی اور انکار پر قدرت نہ ہوگی اور اپنے اختیار سے ایسی جگہ جانا حرام ہے جہاں منکر ہو اور انکار نہ ہوسکے نہ کہ عمر بھر کے لیے اپنے یا اپنی قاصرہ مقصورہ عاجزہ مقہورہ کے واسطے اس فضیحۂ شنیعہ کا سامان پیدا کرنا **دلیل دوم** قال تبارک وتعالیٰ وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اللہ کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہیں میں سے تمہارے جوڑے بنائے کہ تم ان سے ملکر چین پاؤ اور تمہارے آپس میں دوستی ومہر رکھی اور حدیث میں ہے رسول اللہ

ف۲ ظالموں سے مجالست یعنی ان کے پاس بیٹھنا اٹھنا نشست برخاست رکھنا بنص صریح قرآن عظیم ممنوع ہے۔

صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان للزوج من المرأۃ لشعبۃ ماھی لشی عورت کے دل میں شوہر کے لیے جو راہ ہے کسی کے لیے نہیں رواہ ابن ماجۃ والحاکم عن محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت گواہ ہے کہ زن وشوئی وہ عظیم رشتہ ہے کہ خواہی نخواہی باہم انس ومحبت والفت ورافت پیدا کرتا ہے اور حدیث شاہد ہے کہ عورت کے دل میں جو بات شوہر کی ہوتی ہے کسی کی نہیں ہوتی اور بد مذہب[ف۱] کی محبت سم قاتل ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ تم میں جو ان سے دوستی رکھیگا وہ انھیں میں سے ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں المرء مع من احب آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے رواہ الائمۃ احمد والستۃ الا ابن ماجۃ عن انس والشیخان عن ابن مسعود واحمد ومسلم عن جابر وابوداود عن ابی ذر والترمذی عن صفوان بن عسال وفی الباب عن علی وابی ھریرۃ وابی موسی وغیرھم رضی اللہ تعالیٰ عنہم دلیل سوم قال اللہ تعالیٰ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بد مذہبی[ف۲] ہلاک حقیقی ہے قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور صحبت[ف۳] خصوصاً بد کا اثر پڑنا احادیث وتجارب صحیحہ سے ثابت رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما مثل الجلیس الصالح وجلیس السوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک واما ان تبتاع منہ واما ان تجد منہ ریحا طیبۃ ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابک

ف۱ بد مذہب کی محبت سم قاتل ہے۔ ف۲ بد مذہبی ہلاک حقیقی ہے۔

ف۳ صحبت کا اثر ہونا خصوصاً بد صحبت کا احادیث سے ثابت ہے۔

واما ان تجد منه ریحا خبیثة اچھے اور برے ہمنشین کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی پھونکتا وہ مشک والا یا تجھے مفت دیگا یا تو اس سے مول لیگا اور کچھ نہیں تو خوشبو ضرور آئے گی اور دھونکنی والا یا تیرے کپڑے جلا دیگا یا تجھے اس سے بدبو آئے گی رواہ الشیخان عن ابی موسٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ دوسری حدیث میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر ان لم یصبک من سوادہ اصابک من دخانہ برا ہمنشین دھونکنے والے کی مانند ہے تجھے اس کی سیاہی نہ پہنچے تو دھواں تو پہنچیگا رواہ ابوداؤد والنسائی عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ تیسری حدیث صحیح صریح میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم گمراہوں سے دور بھاگو انھیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈالدیں رواہ مسلم۔ چوتھی حدیث میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اعتبروا الصاحب بالصاحب مصاحب کو مصاحب پر قیاس کرو رواہ ابن عدی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ حسن لشواھدہ پانچویں حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاک وقرین السوء فانک بہ تعرف برے ہمنشین سے دور بھاگ کہ تو اسی کے ساتھ مشہور ہوگا رواہ ابن عساکر عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم فرماتے ہیں ما شیء ادل علی شیء ولا الدخان علی النار من الصاحب علی الصاحب کوئی چیز دوسری پر اور نہ دھواں آگ پر اس سے زیادہ دلالت کرتا ہے جس قدر ایک ہمنشین دوسرے پر۔ ذکرہ فی التیسیر عقلا کہتے ہیں گوش زدہ اثرے دارد نہ کہ عمر بھر کان بھرے جانا پھر اسکے ساتھ دوسرا مؤید شوہر کا اس پر حاکم ہونا مجربین کہتے ہیں الناس علٰی دین ملوکھم

تیسرا مؤید عورت میں مادہ قبول وانفعال کی کثرت وہ بہت نرم دل ہیں جلد اثر پذیر ہیں یہاں تک کہ اہل تجربہ میں موم کی ناک مشہور ہیں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں رویدك یا انجشة بالقوارير **چوتھا** مؤید ان کا ناقصات العقل والدین ہونا یہ بھی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا کما فی الصحیحین **پانچواں** مؤید شوہر کی محبت جس کا بیان آیت وحدیث سے گزرا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں حبك الشئ یعمی ویصم محبت اندھا بہرا کر دیتی ہے رواہ احمد والبخاری فی التاریخ وابوداؤد عن ابی الدرداء وابن عساکر بسند حسن عن عبداللہ ابن انیس والخرائطی فی الاعتلال عن ابی برزة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالے علیہ وسلم الرجل علی دین خلیله فلینظر احدکم من یخالل آدمی اپنے محبوب کے دین پر ہوتا ہے تو دیکھ بھال کر کسی سے دوستی کرو رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن مسلمانو اللہ عزوجل عافیت بخشے دل پلٹتے خیال بدلتے کیا کچھ دیر لگتی ہے قلب کو قلب کہتے ہی اس لئے ہیں کہ وہ متقلب ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں مثل القلب مثل الریشة تقلبها الریاح بفلاة دل کی حالت اس پر کی طرح ہے کہ میدان میں پڑا ہوا اور ہوائیں اسے پلٹے دے رہی ہوں رواہ ابن ماجة عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالے عنہ نہ کہ عورتوں کا سا نرم ونازک دل اور اس پر یہ صحبت وسماع متصل پھر واسطہ حاکمی ومحکومی کا اور اس کے ساتھ مہر ومحبت کا غضب جذبہ باعث دائیوں کا یہ متواتر وفور اور مانع کہ عقل ودین تھے ان میں نقصان وقصور تو اس ترکیب میں قطعاً یقیناً عورت کی

گمراہی وتبدیل مذہب کا منظنہ قویہ ہے اور یہ خود اپنے ہاتھوں ہلاک میں پڑنا ہے کہ بنص قطعی قرآن ممنوع ونارواہے شرع مطہر جس چیز[ف۱] کو حرام فرماتی ہے اس کے مقدمہ ودواعی کو بھی حرام بتاتی ہے مقدمۃ الحرام حرام مقدمۂ مسلّمہ ہے قال اللہ تعالٰی وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَسَآءَ سَبِیْلًا زنا کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بیحیائی ہے اور بہت بری راہ۔ جس طرح زنا حرام ہوا زنا کے پاس جانا بھی حرام ہوا۔ اور یہ خیال کہ ممکن کہ اثر نہ ہو محض نافہمی اور عقل و نقل دونوں سے بیگانگی ہے داعی کے لیے مفضی بالدّوام ہونا ضرور نہیں آخر بوس وکنار ومس ونظر ودواعیِ وطی داعی ہی ہونے کے باعث حرام ہوئے مگر ہر گز مستلزم ومفضی دائم نہیں

دلیل چہارم قال المولٰی تبارک وتعالٰی اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ مرد حاکم ومسلّط ہیں عورتوں پر بسبب اُس فضیلت کے جو اللہ نے ایک کو دوسرے پر دی۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں اعظم[ف۲] الناس حقا علی المرأۃ زوجھا عورت پر سب سے بڑھکر حق اس کے شوہر کا ہے رواہ الحاکم وصححہ عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں لوکنت امرا احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء ان یسجدن لازواجھن لما جعل اللہ لھم علیھن من الحق ولوکان من قدمہ الی مفرق رأسہ قرحۃ تنجس بالقیح والصدید ثم استقبلتہ فلحستہ ما ادت حقہ اگر میں کسی کو حکم

ف ۱ شئ حرام کے مقدمہ ودواعی بھی حرام ف ۲ عورت پر سب سے زیادہ حق شوہر کا ہے۔

کرتا کہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو البتہ عورتوں کو حکم کرتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں بسبب اُس حق کے کہ اللہ عزوجل نے ان کے لیے ان پر رکھا ہے اور اگر شوہر کی ایڑی سے مانگ تک سارا جسم پھوڑا ہو جس سے پیپ اور گندا پانی جوش مارتا ہو عورت آکر اپنی زبان سے اسے چاٹ کر صاف کرے تو خاوند کا حق ادا نہ کیا رواہ ابوداؤد والحاکم بسند صحیح عن قیس بن سعد بن عبادۃ واحمد والترمذی عن انس بن مالک وفضل السجود احمد وابن ماجۃ وابن حبان عن عبداللہ بن ابی اوفی والترمذی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ واحمد عن معاذ بن جبل والحاکم عن بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین بالجملہ شوہر عورت کے لئے سخت واجب التعظیم ہے اور بدمذہب کی تعظیم[ف۳] حرام متعدد حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھا دینے میں مدد کی رواہ ابن عدی وابن عساکر عن ام المومنین الصدیقۃ والحسن بن سفیان فی مسندہ وابونعیم فی الحلیۃ عن معاذ بن جبل والسجزی فی الابانۃ عن ابن عمر وکابن عدی عن ابن عباس والطبرانی فی الکبیر وابونعیم فی الحلیۃ عن عبداللہ بن بسر والبیھقی فی شعب الایمان عن ابراھیم بن میسرۃ التابعی المکی الثقۃ مرسلا فالصواب ان الحدیث حسن بطرقہ علمائے کرام تصریح فرماتے ہیں کہ مبتدع تو مبتدع فاسق[ف۱] بھی شرعاً واجب الاہانۃ ہے

ف۳ بدمذہب کی تعظیم حرام ہے۔ ف۱ فاسق بھی شرعاً واجب الاہانۃ ہے اسکی تعظیم ناجائز ہے۔

اور اس کی تعظیم ناجائز علامہ حسن شرنبلالی مراقی الفلاح میں فرماتے ہیں الفاسق[ف۲] العالم تجب اھانتہ شرعا فلا یعظم امام علامہ فخر الدین زیلعی تبیین الحقائق پھر علامہ سید ابوالسعود ازہری فتح المعین پھر علامہ سید احمد مصری حاشیۂ درمختار میں فرماتے ہیں قد وجب علیھم اھانتہ شرعا علامہ محقق سعد الملۃ والدین تفتازانی مقاصد و شرح مقاصد میں فرماتے ہیں حکم المبتدع البغض والعداوۃ والاعراض عنہ والاھانۃ والطعن واللعن بد مذہب[ف۳] کے لئے حکم شرعی یہ ہے کہ اس سے بغض و عداوت رکھیں روگردانی کریں اسکی تذلیل و تحقیر بجالائیں اس سے لعن و طعن کے ساتھ پیش آئیں لاجرم ثابت ہوا کہ بد مذہب کو سنیہ کا شوہر بنانا گناہ و ناجائز ہے **دلیل پنجم** قال العلی الاعلی جل وعلا وَاَلْفَیَا سَیِّدَھَا[ف۴] لَدَی الْبَابِ اُن دونوں نے زلیخا کے سید و سردار یعنی شوہر کو پایا دروازے کے پاس ردالمحتار باب الکفاءۃ میں ہے النکاح رق للمرأۃ والزوج مالک نکاح سے عورت کنیز ہو جاتی ہے اور شوہر مالک اور رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تقولوا للمنافق[ف۵] یا سید فانہ ان یکن سیدا فقد اسخطتم ربکم عز وجل منافق کو اے سردار کہکر نہ پکارو

ف۲ فاسق عالم کی تعظیم نہ کی جائے اس کی اہانت واجب ہے۔ ف۳ بد مذہب کے لئے حکم شرعی اس سے بغض و عداوت رکھنا اس سے اعراض اس کی تذلیل و تحقیر و اہانت اس پر لعن طعن کرنا ہے۔ ف۴ عورت کنیز ہے اور شوہر سید و مالک۔ ف۵ کافر کو سردار و سرکار کے لقب سے یاد کرنا ممنوع باعث غضب الٰہی ہے۔

کہ اگر وہ تمہارا سردار ہو تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا رواہ ابوداود والنسائی بسند صحیح عن بریدۃ بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاکم نے صحیح مستدرک میں بافادۂ تصحیح اور بیہقی نے شعب الایمان میں ان لفظوں سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربہ جو شخص کسی منافق کو سردار کہکر پکارے وہ اپنے رب عزوجل کے غضب میں پڑے امام حافظ الحدیث عبدالعظیم زکی الدین منذری نے کتاب الترغیب والترہیب میں ایک باب وضع کیا الترھیب من قولہ لفاسق او مبتدع یا سیدی ونحوہ من الکلمات الدالۃ علی التعظیم یعنی ان حدیثوں کا بیان جن میں کسی فاسق یا بدمذہب کو اے میرے سردار یا کوئی کلمۂ تعظیم کہنے سے ڈرایا گیا ہے اور اس باب میں یہی حدیث انھیں روایات ابی داود ونسائی سے ذکر فرمائی۔ جب صرف زبان سے اے میرے سردار کہدینا باعث غضب رب جل جلالہ ہے تو حقیقۃً سردار و مالک بنانا کسقدر سخت موجب غضب ہوگا والعیاذ باللہ رب العٰلمین

دلیل ششم ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ اے لوگو ایک مثل کہی گئی اسے کان لگاکر سنو ان اللہ لا یستحیی من الحق بیشک اللہ عزوجل حق بات فرمانے میں نہیں شرماتا ایحب احدکم ان تکون کریمتہ فراش کلب فکرھتموہ کیا تم میں کسی کو پسند آتا ہے کہ اس کی بیٹی یا بہن کسی کتے کے نیچے بچھے تم اسے بہت برا جانو گے رب جل وعلا نے غیبت کا حرام ہونا اسی طرز بلیغ سے ادا فرمایا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ کیا تم میں کوئی پسند رکھتا ہے کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں برا لگا۔ سنیو سنیو اگر سنی ہو تو گوش سنیو لیس لنا مثل السوء الذی صارت فراش مبتدع کالتی کانت فراشا

لکلب ہمارے لیے بری مثل نہیں جو عورت کسی بد مذہب کی جورو بنی وہ ایسی ہی ہے جیسے کسی کتے کے تصرف میں آئی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے کوئی چیز دیکر پھیر لینے کا ناجائز ہونا اسی وجہ انیق سے بیان فرمایا العائد فی ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ لیس لنا مثل السوء اپنی دی ہوئی چیز پھیرنے والا ایسا ہے جیسے کتا قے کر کے اسے پھر کھا لیتا ہے ہمارے لیے بری مثل نہیں اب اتنا معلوم کرنا رہا کہ بد مذہب کتا ہے یا نہیں۔ ہاں ضرور ہے بلکہ کتے سے بھی بدتر و ناپاک تر کتا فاسق نہیں اور یہ اصل دین و مذہب میں فاسق ہے کتے پر عذاب نہیں اور یہ عذاب شدید کا مستحق ہے۔ میری نہ مانو سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حدیث مانو ابو حاتم خزاعی اپنے جزء حدیث میں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں اصحاب البدع کلاب اھل النار بد مذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں امام دار قطنی کی روایت یوں ہے حدثنا القاضی الحسین بن اسمعیل نا محمد بن عبد اللہ المخرمی نا اسمعیل بن ابان نا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی غالب عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم اھل البدع کلاب اھل النار یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا بد مذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں ابو نعیم حلیہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ھیں

ف ۱ چیز دے کر پھیر لینا ایسا ہے جیسے کتے کا قے کر کے اسے کھا لینا۔ ف ۲ بد مذہب کتے سے بھی بدتر ہے۔
ف ۳ بد مذہب جہنمیوں کے کتے ہیں۔

اھل البدع شر الخلق والخلیقۃ بدمذہب لوگ سب آدمیوں سے بدتر سب جانوروں سے بدتر ہیں علامہ مناوی نے تیسیر میں فرمایا الخلق الناس والخلیقۃ البھائم لاجرم حدیث میں ان کی مناکحت سے ممانعت فرمائی عقیلی وابن حبان حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتجالسوھم ولاتشاربوھم ولاتؤاکلوھم ولاتناکحوھم بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو ان کے ساتھ پانی نہ پیو نہ کھانا کھاؤ ان سے شادی بیاہ نہ کرو **دلیل ہفتم** کتابیہ سے نکاح کا جواز بمعنے عدم ممانعت وعدم گناہ صرف کتابیہ ذمیہ میں ہے جو مطیع الاسلام ہو کر دارالاسلام میں مسلمانوں کے زیر حکومت رہتی ہو وہ بھی خالی از کراہت نہیں بلکہ بے ضرورت مکروہ ہے فتح القدیر وغیرہ میں فرمایا الاولی ان لایفعل ولایاکل ذبیحتھا الا للضرورۃ مگر کتابیہ حربیہ سے نکاح بمعنے مذکور جائز نہیں بلکہ عند التحقیق ممنوع وگناہ ہے علمائے کرام وجہ ممانعت اندیشۂ فتنہ قرار دیتے ہیں کہ ممکن کہ اس سے ایسا تعلق قلب پیدا ہو جس کے باعث آدمی دارالحرب میں وطن کرلے نیز بچے پر اندیشہ ہے کہ کفار کی عادتیں سیکھے نیز احتمال ہے کہ عورت بحالت حمل قید کی جائے تو بچہ غلام بنے محیط میں ہے یکرہ تزوج الکتابیۃ الحربیۃ لان الانسان لایامن

ف۴ بدمذہب تمام انسانوں سارے جانوروں سے بدتر ہیں ف۵ بدمذہبوں سے نشست برخاست اٹھنا بیٹھنا ان کے ساتھ کھانا پینا ان سے شادی بیاہ سب ناجائز ہے۔

ف۱ کتابیہ ذمیہ سے بے ضرورت نکاح مکروہ ہے۔ ف۲ بے ضرورت کتابی کا ذبیحہ کھانا بھی مکروہ ہے

ف۳ کتابیہ حربیہ سے نکاح کرنا ممنوع وگناہ ہے۔

ان یکون بینهما ولد فینشؤ علی طبائع اهل الحرب ویتخلق باخلاقهم فلا یستطیع المسلم قلعه عن تلك العادة فتح اللہ المعین میں علامہ سید احمد حموی سے ہے عم مالو کانت حربیة ولکن مکروہ بالاجماع لانه ربما یختار المقام فی دار الحرب ولانه فیه تعریض ولده للرق فربما تحبل وتسبی معه فیصیر ولده رقیقا وان کان مسلما وربما یتخلق الولد باخلاق الکفار محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں بعد عبارت مذکورہ فرمایا وتکرہ الکتابیة الحربیة اجماعا لانفتاح باب الفتنة من امکان التعلق المستدعی للمقام معها فی دار الحرب وتعریض الولد علی التخلق باخلاق اهل الکفر وعلی الرق بان تسبی وهی حبلی فیولد رقیقا وان کان مسلما رد المحتار میں ہے قوله والاولی ان لا یفعل یفید کراهة التنزیه فی غیر الحربیة وما بعده یفید کراهة التحریم فی الحربیة اہل انصاف ملاحظہ کریں کہ جو اندیشے ائمہ کرام نے وہاں مرد اور اولاد کے لیے پیدا کیے وہ زائد ہیں یا یہ جو یہاں عورت و اولاد کے لیے ہیں وہاں مرد کا معاملہ ہے یہاں عورت کا وہ حاکم ہوتا ہے یہ محکومہ وہ مستقل ہوتا ہے یہ متلونہ وہ موثر ہوتا ہے یہ متأثرہ وہ عقل و دین میں کامل ہوتا ہے یہ ناقصہ وہ اگر دار الحرب[ف۴] میں متوطن ہو گیا تو گنہگار ہوا دین نہ گیا یہ اگر اس کی صحبت میں مبتدعہ ہو گئی تو دین ہی رخصت ہوا۔ بچہ بعد شعور اپنے باپ کی تربیت میں رہتا ہے وہاں باپ مسلم ہے یہاں بدمذہب وہاں کافروں کی عادتیں ہی سیکھنے کا احتمال ہے یہاں خود

ف۴ دار الحرب میں وطن بنانا گناہ ہے۔

مذہب کے بدل جانے کا قوی مظنہ وہاں اگر غلام بنا تو ایک دنیوی ذلت ہے آخرت میں ہزاروں غلام کر دروں آزادوں سے اعز و اعلی ہوں گے یہاں اگر رافضی وہابی ہوگیا تو اخروی ذلت دینی فضیحت ہے وہاں غلامی ایک احتمال ہی احتمال تھی اور یہاں یہ بدانجامی مظنون قوی تو وہاں وہ اندیشے اگر کراہت تنزیہیہ ہی لاتے یہاں یہ ظنون کراہت تحریمیہ تک پہنچ جاتے ہم اوپر گذارش کر چکے ہیں کہ شرعاً جو چیز حرام ہے اُس کے مقدمات و دواعی بھی حرام ہوتے ہیں اور جب کہ وہاں ان کے سبب کراہت تحریم مانیں تو یہاں ان کے باعث کھلی تحریم رکھی ہے یہ تیسرا جواب ہے اُس شبہ کا کہ یہ اُن سے گیے گزرے معہذا شرع مطہر میں اگرچہ وہ مبتدع جس کی بدعت حد کفر کو نہ پہنچی آخرت میں کفار سے ہلکا رہیگا اُن کا عذاب ابدی ہے اور اس کا منقطع اور بعد موت دنیوی احکام میں بھی خفت ہوگی مگر اُس کے جیتے جی[فا] اُس کے ساتھ برتاؤ کافر ذمی کے برتاؤ سے اشد ہے اور اس کی وجہ ہر ذی عقل پر روشن کافر ذمی سے ہرگز وہ اندیشہ نہیں جو اس دشمن دین مدعی اسلام و خیر خواہی مسلمین سے ہے وہ کھلا دشمن ہے اور یہ مار آستین اُس کی بات کسی جاہل سے جاہل کے دل پر نہ جمے گی کہ سب جانتے ہیں یہ مردود کافر ہے خدا و رسول کا صریح منکر ہے اور یہ جب قرآن و حدیث ہی کے حیلے سے بہکائے گا تو ضرور اسرع و اظہر ہے والعیاذ باللہ رب العلمین امام حجۃ الاسلام محمد محمد محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں ان کانت البدعۃ

فا بدمذہب کے جیتے جی اس کے ساتھ برتاؤ کافر ذمی کے برتاؤ سے اشد ہے۔

بحیث یکفر بھا فامرہ اشد من الذمی لانہ لا یقر بجزیۃ ولا یسامح بعقد ذمۃ وکان
مما لا یکفر بہ فامرہ بینہ وبین اللہ اخف من امر الکافر لا محالۃ ولکن الامر فی الانکار
علیہ اشد منہ علی الکافر لان شر الکافر غیر متعد فان المسلمین اعتقدوا
کفرہ فلا یلتفتون الی قولہ اذ لا یدعی الاسلام واعتقاد الحق اما المبتدع الذی
یدعو الی بدعتہ بزعمان ما یدعو الیہ حق فھو سبب لغوایۃ الخلق فشرہ متعد
فالاستحباب فی اظہار بغضہ ومعاداتہ والانقطاع عنہ وتحقیرہ والتشنیع
علیہ وتنفیر الناس عنہ اشد یہ چوتھا جواب ہے اُس شبہ کا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آفتاب
حق بے حجاب سحاب متجلی ہوا اور دلائل واضحہ سے نہ صرف وہابی بلکہ ہر بد مذہب کے
ساتھ سنیہ کی تزویج کا باطل محض یا اقل درجہ ممنوع وگناہ ہونا ظاہر ہوگیا ہاں ہمارے
بعض بھائیوں کا بعض متفنی وہابیہ کے فریب سے دھوکا پاکر یہ عذر باقی ہے کہ یہ احکام تو
اُن کے لیے ہیں جو مذہب اہلسنت سے خارج ہیں اور وہابی ایسے نہیں فلاں فلاں
وہابی تو سُنی ہیں اسکا جواب اسیقدر تو بس ہے کہ عزیز بھائیو دین حق کے فدائیو دیکھو
یہ دام در سبزہ ہیں دھوکے میں نہ آئیو بھلا وہابی صاحب جو چاہیں بکیں وہاں نہ خوف خدا
نہ خلق کی حیا۔ مگر پیارے سنیو تم نے یہ کیونکر باور کرلیا کہ بعض وہابی اہلسنت ہیں عزیز وہ
کیا یہ اس کہنے سے کچھ زیادہ عجیب تر ہے کہ فلاں رات دن ہے یا فلاں نصرانی مومن ہے
جب سنت وہابیت سے صاف مباین ہے تو اُن کا اجتماع کیونکر ممکن ہے۔ ہاں یوں کہتے
تو ایک بات تھی کہ فلاں فلاں لوگ جو وہابی کہلاتے ہیں وہابی نہیں اہلسنت ہیں۔ بہت اچھا
چشم ما روشن دل ما شاد خدا ایسا ہی کرے اگر واقع اس کے مطابق ہے تو ہمارا کیا ضرر

اور اس فتوے پر اُس سے کیا اثر فتوے میں زید و عمرو کسی کی تعیین نہ تھی سائل نے وہابی کی نسبت سوال کیا مجیب نے وہابی کے باب میں جواب دیا فلاں اگر وہابی نہیں سنی ہے اس سوال و جواب دونوں سے بری ہے فتوے کی صحت میں کیا شک پروری ہے۔ پھر عزیز بھائیو یہ تنزلی جواب اُس کے تسلیم ادعا پر مبنی ہے ابھی امتحان کا مرحلہ باقی و دیدنی ہے زبان سے کہدینا کہ ہم وہابی نہیں گنتی کے لفظ ہیں کچھ بھاری نہیں الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اس زبانی کہدینے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور اُن کی آزمائش نہ ہوگی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم بہت اچھا جو صاحب مشتبہ الحال وہابیت سے انکار فرمائیں امور ذیل پر دستخط فرماتے جائیں ع کھوٹے کھرے کا پردہ کھل جائے گا چلن میں

(۱) مذہب[ف۱] وہابیہ ضلالت و گمراہی ہے (۲) پیشوایان وہابیہ مثل ابن عبدالوہاب نجدی و اسمٰعیل دہلوی و نذیر حسین دہلوی و صدیق حسن بھوپالی اور دیگر چھُٹ بھیے آروی بٹالی پنجابی بنگالی سب گمراہ بددین ہیں (۳) تقویۃ الایمان و صراط المستقیم و رسالہ یکروزی و تنویر العینین تصانیف اسمٰعیل اور ان کے سوا دہلوی و بھوپالی وغیرہما وہابیہ کی جتنی تصنیفیں ہیں صریح ضلالتوں گمراہیوں اور کلمات کفریہ پر مشتمل ہیں (۴) تقلید ائمہ فرض قطعی ہے بے حصول منصب اجتہاد اس سے روگردانی گمراہ بددین کا کام ہے غیر مقلدین

ف۱ وہابیت سنیت کی کسوٹی ہے

مذکورین اوران کے اتباع واذناب کہ ہندوستان میں نامقلّدی کا بیڑا اٹھائے ہیں محض سفیہان نامشخص ہیں ان کا تارک تقلید ہونا اور دوسرے جاہلوں اور اپنے سے اجہلوں کو ترک تقلید کا اغوا کرنا صریح گمراہی وگمراہ گری ہے (۵) مذاہب اربعہ اہلسنّت سب رشد وہدایت ہیں جوان میں سے جس کی پیروی کرے اور عمر بھر اسی کا پیرو رہے کبھی کسی مسئلہ میں اُس کے خلاف نہ چلے وہ ضرور صراط مستقیم پر ہے اُس پر شرعًا کوئی الزام نہیں ان میں سے ہر مذہب انسان کے لیے نجات کو کافی ہے تقلید شخصی کو شرک یا حرام ماننے والے گمراہ ضالین متبع غیر سبیل المؤمنین ہیں (۶) متعلقات انبیا واولیا علیہم الصلاۃ والثنا مثل استعانت ونداوعلم وتصرف بعطائے خدا وغیرہ مسائل متعلقہ اموات واحیا میں نجدی ودہلوی اوران کے اذناب نے جو احکام شرک گڑھے اور عامہ مسلمین پر بلاوجہ ایسے ناپاک حکم جڑے یہ اُن گمراہوں کی خباثت مذہب اور اس کے سبب انھیں استحقاق عذاب وغضب ہے۔ (۷) زمانہ کو کسی چیز کی تحسین وتقبیح میں کچھ دخل نہیں امر محمود جب واقع ہو محمود ہے اگرچہ قرون لاحقہ میں ہو اور مذموم جب صادر ہو مذموم ہے اگرچہ ازمنۂ سابقہ میں ہو بدعت مذمومہ صرف وہ ہے جو سنّت ثابتہ کے رد وخلاف پر پیدا کی گئی ہو جواز کے واسطے صرف اتنا کافی ہے کہ خدا اور رسول نے منع نہ فرمایا کسی چیز کی ممانعت قرآن وحدیث میں نہ ہو تو اسے منع کرنے والا خود حاکم وشارع بننا چاہتا ہے (۸) علمائے کرام حرمین طیبین نے جتنے فتاوے ورسائل مثل الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ وغیرہا رد وہابیہ میں تالیف فرمائے سب حق وہدایت ہیں اوران کا خلاف باطل وضلالت حضرات یہ جنت سنّت کے آٹھ باب ہیں حق وصواب ہیں جو صاحب بے پھیر پھار بے حیلہ

بقیہ ص۴۱ پر ملاحظہ ہو